بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۵۰۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ ؍ ماہ صلح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح بخیریت ہیں۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم چہارشنبہ

جلد ۲ | ۷ صلح ۱۳۲۷ ہش | ۲۵ صفر ۱۳۶۶ ہجری | ۷ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۶

پاکستان اور ہندوستان میں جنگ کا امکان نہیں لیکن ہمیں ہر صورت حال کیلئے تیار رہنا چاہیئے

نوشہرہ کے محاذ پر آزاد فوج کی یلغار۔ حکومت مغربی پنجاب کے بجٹ میں ۵½ کروڑ کا خسارہ

حیدرآباد میں شدید قسم کی ستیہ گرہ شروع ہونیوالی ہے

بنگلور حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے آج پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ ریاست حیدرآباد میں حکومت کے خلاف شدید قسم کی ستیہ گرہ شروع ہونے والی ہے۔ جو جدوجہد ہم شروع کرنے والے ہیں وہ فرقہ وارانہ تعصب سے بالکل پاک ہوگی۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ کانگرس کے دو مطالبات ہیں۔ اول ذمہ دار حکومت کا قیام۔ دوسرے انڈین یونین میں شمولیت کے لئے استصواب رائے عامہ کا انتظام۔ حیدرآباد علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ جو لوگ والی ریاست کو یونین میں شامل ہونے کا مشورہ دیتے ہیں وہی اس کے اصل خیر خواہ ہیں۔ (ا۔پ)

سر محمد ظفر اللہ خان اقوام عالم کی امن کونسل میں

پاکستان کی طرف سے پیش ہونگے

کراچی ۶ ؍ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ قضیئہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان اقوام متحدہ کی امن کونسل میں پاکستان کی طرف سے چیف ڈیلیگیٹ کے طور پر پیش ہوں گے۔ آپ ۸ ؍ جنوری کو امریکن ہوائی جہاز کے ذریعے نیویارک کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ غالباً پاکستان کیبنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور وزارت امور خارجہ کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر اختر حسین آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ (ا۔پ)

دہلی میں غیر مسلم پناہ گزینوں کی ہنگامہ خیزی

پولیس کو اشک آور گیس استعمال کرنی پڑی

نئی دہلی ۵ ؍ جنوری۔ آج پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے کھاری باؤلی کے علاقہ میں اشک آور گیس کا استعمال کیا۔ یہ وہی جگہ ہے۔ جہاں کل شام کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ جب کہ چند پناہ گزینوں نے زبردستی مسلمانوں کے خالی مکانوں میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔ پولیس نے اس علاقہ کو گھیرے میں لیکر تقریباً تیس اشخاص کو مکانوں میں زبردستی داخل ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ (گلوب)

جمعیۃ اقوام متحدہ کو صرف کشمیر ہی نہیں بلکہ اختلافی مسائل پر غور کرنا چاہیئے

سر محمد ظفر اللہ خان کا بیان

رنگون ۵ ؍ جنوری سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ دولت پاکستان نے جو ان دنوں برما کی آزادی کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے رنگون تشریف لائے ہوئے ہیں رائٹر کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کی کوشش یہ ہوگی۔ کہ اتحادی اقوام کی تنظیم میں صرف کشمیر کا معاملہ پیش نہ ہو۔ بلکہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دیگر اختلافی امور کو بھی وہاں پیش کر دیا جائے۔

آپ نے جوناگڑھ اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں میں مسلم اکثریت کی تباہی و بربادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم بھی جوناگڑھ پر انڈین یونین کے ناجائز قبضہ کا معاملہ اتحادی اقوام کے سامنے پیش کر سکتے تھے۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ ہم یہ الزام اپنے اوپر لینا نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ پاکستان انڈین یونین کے ساتھ دوستانہ مفاہمت اور سمجھوتے کا خواہاں نہیں ہے۔

عبد الغفار خان کے فرزند

خان عبد الغنی خان کا مقدمہ کی سماعت

پشاور ۶ ؍ جنوری۔ سرخپوشوں کے لیڈر خان عبد الغفار خان کو جن کے خلاف بلا لائسنس ریوالور رکھنے کے جرم میں آرمز ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ رجسٹر کیا گیا تھا۔ کل چارسدہ میں اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے عدالت میں کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ اگلی سماعت ۱۶ ؍ جنوری کو ہوگی۔ (ا۔پ)

"ایک ایسا خواب جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا"!

راجہ غضنفر علی خان کی تقریر

لاہور ۶ ؍ جنوری۔ راجہ غضنفر علی خان وزیر مہاجرین نے آج لاہور چھاؤنی میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑنے کا قطعاً کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار بھی نہ کریں۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ حد بندی کمیشن کے فیصلہ کے بعد سے ہم نے تیسری پارٹی کے خیال کو دل سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ ہم شروع سے اس بات کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔ کہ متنازعہ فیہ امور کا فیصلہ باہمی مفاہمت و مصالحت سے ہو جائے۔ لیکن انڈین یونین کے وزیر اعظم کی عجلت پسندی نے معاملات کو بد سے بدتر بنا دیا ہے۔

اب جبکہ کشمیر کا معاملہ امن کونسل میں پیش ہو رہا ہے۔ تو ہم بہت خوش ہونگے۔ کہ اگر صرف ایک کشمیر ہی نہیں بلکہ تمام اختلافی امور کا فیصلہ ایک غیر جانبدار ثالث کی معرفت کرا لیا جائے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ انڈین یونین کی یہ خواہش کہ پاکستان اور ہندوستان پھر ایک ہو جائیں۔ ایک ایسا خواب ہے۔ جو کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ (ا۔پ)

کراچی شہر میں فرقہ دارانہ فساد کے نتیجہ میں متعدد اشخاص ہلاک و مجروح

کراچی ۶ ؍ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کی طرف سے ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ کراچی میں ننکانہ سے سکھوں کے آنے پر فرقہ دارانہ فساد ہو گیا یہ لوگ سٹیشن سے رتن تلاؤ کے گوردوارے پہنچے۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوتے۔ چھرا گھونپنے اور مار دھاڑ کے نتیجہ میں متعدد اشخاص مارے گئے۔ پولیس اور ملٹری نے متعدد بار گولی چلا کر حالات پر قابو پا لیا گیا۔ مرنے والوں میں بعض مسلمان بھی شامل ہیں۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان حیدرآباد سے قرضہ حاصل کرے گی

کراچی ۶ ؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد جو حال ہی میں حیدرآباد گئے تھے نظام حکومت سے پاکستان کے لئے قرضہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ قرضے کی اصل رقم کیا ہوگی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں حکومت حیدرآباد نے سٹیٹ کی انڈین کرنسی کو ریاستی حدود میں داخل کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اور یہ موجودہ قرض رقم کی ادائیگی میں استعمال کیا جائے گا۔ ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کے بعد سے کہ جب مالی سال ختم ہو جائیگا۔ پاکستان اپنی کرنسی خود جاری کر سکے گا۔ (ا۔پ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر منٹگمری روڈ سے شائع کیا۔

مشرقی پنجاب کی سرحدوں پر سپیشل ملٹری۔

"نرہ ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے سپیشل فوج تیار کی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے دو ہزار والنٹیر بھرتی کئے جائیں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یہ والنٹیر ملٹری پولیس کا حصہ ہونگے (گلوب)

ہندوستان میں لوہے کا ایک بہت بڑا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے

لندن ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت جلد ہی ہندوستان میں ایک بہت بڑا لوہے کا کارخانہ قائم کر رہی ہے جس میں سالانہ ۱۰ لاکھ ٹن سٹیل تیار کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت ہند نے برطانیہ یا امریکہ کی امداد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کارخانے کی جگہ اور عمارت کی تعمیر کے متعلق سب کچھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ (گلوب)

ہندوستان کی چودہ انتہا پسند انجمنوں کا مشترکہ اجلاس

کلکتہ ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی چودہ انتہا پسندوں کی انجمنوں کا مشترکہ اجلاس ۱۲ جنوری کو پٹنہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں انتہا پسندوں کی تنظیم۔ عوام میں پراپیگنڈا اور مستقبل کے پروگرام کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ (گلوب)

ہندوستان باہمی جھگڑوں کو غیر جانبدار ثالث کے سامنے پیش کرنے کیلئے تیار ہے

ڈاکٹر راجندر پرشاد کا بیان

رنگون ۔ ۶ جنوری ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر آل انڈیا کانگریس نے آج یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان ہر وقت اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ بیشک کسی غیر جانبدار ثالث کے ذریعے اس کی اپنی روش اور طریق عمل کے بارے میں تحقیقات یا بازپرس کرائی جائے۔ آپ نے کہا ہم دونوں حکومتوں کے باہمی جھگڑوں کو ایک غیر جانبدار ثالث کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگرچہ اس وقت ہم نے اقوام عالم کی امن کونسل میں صرف کشمیر کے بارے میں پاکستان کیخلاف اپنی شکایات پیش کی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم دیگر امور میں کسی قسم کے اخفا سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اگر ہماری سرگرمیوں کی دیانتدارانہ تحقیق و تفتیش کا جو لازمی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے لئے کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اپ

سٹرلنگ قرضے کے بارے میں برطانوی وفد کے لیڈر کی تصریحات

کراچی ۶ جنوری۔ سٹرلنگ بیلنس کے برطانوی وفد کے لیڈر سر جرمی ریزمن نے بعض اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کا ایک ارب سولہ کروڑ سٹرلنگ قرضہ برطانیہ کے ذمہ واجب الادا تھا جس میں سے ایک کروڑ ستر لاکھ ادا کیا جا چکا ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا پاکستانی وفد آپ کے ساتھ دہلی جائیگا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ فی الحال اس کے متعلق میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ آپ نے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ سٹرلنگ بیلنس کی نقدی کی صورت میں ادائیگی نہ پہلے کبھی زیر غور تھی اور نہ اب ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ وفد صرف آئندہ چھ ماہ کے دوران میں سٹرلنگ بیلنس کی ادائیگی کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ آپ سے جب یہ سوال بھی پوچھا گیا۔ کہ دونوں نوآبادیات یا ان میں سے ایک کی دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کرنے پر انگلستان کا سٹرلنگ قرضہ کے متعلق کیا رویہ ہوگا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ حالات کیمطابق اسکے بارے میں غور کیا جائیگا۔ نیز چھ ماہ تک ایسی صورت کے پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے برطانوی وفد پرسوں دہلی روانہ ہو جائیگا۔ اور ہفتہ عشرہ قیام کرنیکے بعد واپس کراچی آجائیگا۔ (ا۔پ)

ہمسایوں کی تمام مشکلات رفع کیجائینگی

وزیر اعظم پاکستان کا اعلان

کراچی ۶ جنوری وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علیخاں نے آج ایک بیان میں پاکستان کے ہمسایوں کو یقین دلایا۔ کہ اگر وہ پاکستان کے وفادار شہری بن کر رہینگے۔ تو ان کا کچھ نہیں جائیگا۔ بلکہ انہیں بہت کچھ مل جائیگا۔

اینگلو پاکستان ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر گبن اور ویسٹ پنجاب جائنٹ کرسچن بورڈ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مغربی پنجاب کا وزیر اعظم آپ کی ہر شکایت اور تکلیف کو رفع کرنے کی کوشش کریگا۔ اور اس سے تعاون آپ کیلئے اور پاکستان کیلئے نہایت خوشکن نتائج کا ضامن ہوگا۔ (ا۔پ)

آزاد برما کو دو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا

(مشہور مصنف مسٹر گرین کی رائے)

لندن ۵ جنوری۔ ایشیائی امور پر لکھنے والا مشہور مصنف مسٹر گرین کے بیان کے مطابق آزاد برما کو دو مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ پہلی مشکل کمیونسٹوں کی زبردست مخالفت ہے۔ اور دوسرے چینی سے الجھنے کا خدشہ۔ آپ نے "سکوٹس مین" میں ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے موجودہ حکومت پر الزام لگایا ہے کہ کیوں اس نے بلا معاوضہ برطانیہ اور ہندوستان کے صنعت وحرفت کے کارخانوں کو ضبط نہیں کیا۔ مسٹر گرین نے آگے چلکر اس آرٹیکل میں لکھا ہے۔ کہ کمیونسٹ جھگڑا کھڑا کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔ اور گو اسمبلی میں ان کے صرف سات ممبر ہیں۔ لیکن وہ حکومت کی شدید مخالفت کرتے رہینگے۔ چین سے جھگڑے کے متعلق ذکر کرتے ہوئے آپ نے لکھا کہ نانکنگ سے ایک مبصر نے پچھلے دنوں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ برما کے شمالی مشرق میں ایک علاقہ جو ۰۰۰ ۷ مربع میل ہے۔ چین کو ملنا چاہیئے۔ اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں جو برطانوی چینی کمیشن مقرر کی گئی تھی۔ اس نے حد بندی کے کام کو ادھورا ہی چھوڑ دیا تھا۔ اسوقت برما کی حکومت کوئی نیا جھگڑا مول لینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن یونین کا جو نکینگ سے بہت دور ہے۔ اور جہاں قانون شکنی عام ہے برما کے نزدیک ہے۔ پچھلے ماہ مئی میں اس علاقے سے برما پر حملہ کیا گیا تھا۔ (گلوب)

انگلستان اور مصر کے مابین تعلقات

لنڈن ۵ جنوری۔ برطانوی وزیر مصر سر رونلڈ نے آج وزارت خارجہ کے افسران سے گفتگو کی آپ انگلستان اور مصر کے تعلقات پر مشورہ کرنے کے لئے قاہرہ سے تشریف لائے ہیں امور زیر غور میں انگلستان اور مصر کے معاہدہ ۱۹۳۶ء پر نظر ثانی کرنے کے مذاکرات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ایک سال قبل یہ مذاکرات ایک طویل عرصے کے بعد تعطل اور جمود کی حالت میں ملتوی کر دئے گئے تھے۔ اب پھر ان کو شروع کرنے کا خیال ہے۔ امید کی جاتی ہے سر رونلڈ وزیر خارجہ مسٹر بیون سے بھی ملاقات کرینگے (رائٹر)

سرحد کے سات کانگریسی ایم۔ ایل۔ اے لیگ میں شامل ہوگئے

لاہور ۶ جنوری۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں نے سات ممبران اسمبلی کی لیگ پارٹی میں شمولیت پر مسرت وانبساط کا اظہار کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ رضاکارانہ طور پر لیگ میں شرکت مظہر ہے۔ اس حقیقت کی کہ اب سرحد کے پٹھانوں نے مسلم قوم کے خطرات کو محسوس کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے عزیز ملک پاکستان کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو گئے ہیں۔

ان چھ ممبران اسمبلی صوبہ سرحد نے ایک مشترکہ بیان میں اپنی شمولیت لیگ کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا۔ کہ کانگریس کا تقسیم پنجاب کا مطالبہ کرنے اور ۳ جون والے اعلان آزادی کی تصدیق کرنے سے ہمارے لئے سوائے پاکستان کو اپنا وطن تسلیم کر لینے کے کوئی اور چارہ نہ رہا۔

سکھوں کے اکالی دل اور مہاسبھائی راشٹریہ سیوک سنگھ کی بہیمیت اور بربریت کو دیکھ کر ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور اب زیادہ دیر تک سکوت اختیار کرنا ہمارے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ اسوقت پاکستان نازک وقت سے دوچار ہوا ہے۔ اور ہمارے لئے زندگی اور موت کا سوال در پیش ہے (ا۔پ)

مختصر خبریں

پشاور ۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے ڈپٹی کمشنر نے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ۲/۱۲/۶ ۱،۷۶ کی ایک اور قسط بھیجی ہے اس سے پہلے ۵/۶/۹ ۹۰،۵۰ روپیہ اس فنڈ میں جمع کروا چکے ہیں۔ (ا۔پ)

لاہور ۶ جنوری مغربی پنجاب کے اچھوت ۷ جنوری کو عہدہ داران کا انتخاب کرنے کیلئے اچھوت فیڈریشن کا اجلاس بلا رہے ہیں (اورینٹ پریس)

کراچی ۶ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کی اطلاع ہے۔ کہ امید ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کل بذریعہ ہوائی جہاز رنگون سے واپس کراچی جائینگے (پ)

ریزرو بنک کا پاکستان کو قرضہ دینے سے انکار

نئی دہلی ۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان۔ دس کروڑ روپیہ کا قرضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں ریزرو بنک آف انڈیا سے خط وکتابت کر رہی ہے۔ ریزرو بنک کا ایک ذمہ دار افسر آج کراچی روانہ ہو گیا ہے۔ جہاں وہ حکومت پاکستان کے ساتھ اس قرضہ کے متعلق گفتگو کریگا۔ جونہی پاکستان کو علم ہوا۔ کہ ہندوستان نے ۵۵ کروڑ روپیہ ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تو اس نے ریزرو بنک سے اڈھیوکیٹ سیکیورٹیز کی بنا پر ریزرو بنک سے دس کروڑ روپیہ بطور قرض طلب کیا۔ لیکن ریزرو بنک کو اس قسم کا قرضہ دینے سے بعض قانونی اور عملی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس کا انتظام حکومت ہندوستان کے ایک ایسے منظور کردہ ایکٹ کے ماتحت ہے۔ جو سوائے سٹرلنگ اور ہندوستان کی طلب پر روپیہ دینے کے باقی ہر صورت میں سیکیورٹیز کی بنا پر ملک کے خزانہ کے مصرف کی اجازت نہیں دیتا۔ جبتک ڈومنین کی پارلیمنٹ اس ایکٹ میں ضروری ترمیم نہیں کر دیتی۔ اس وقت تک ریزرو بنک پاکستان حکومت کو روپیہ نہیں دے سکتا۔ اپ

روزنامہ المنصف لاہور

۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء

محض مشورہ کے طور پر

ایک لوکل سہ روزہ معاصر نے اپنے ایک ادارتی نوٹ میں لکھا ہے۔

"چودہری محمد ظفر اللہ خان کے تقرر سے پیدا ہونے والی خرابیوں پر امروزہ افتتاحیہ میں تفصیلاً لکھا جا چکا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ ان کے موجودہ منصب سے ممالک اسلامیہ میں قادیانیت کے لئے راستہ نکلنے کا امکان ہے۔ اور اس سے پہلے اسلامی ملکوں میں قادیانیت پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ دور ہو جائینگی۔ مثلاً کابل میں دو قادیانی مبلغ سنگسار کر دیئے گئے تھے۔ ترکی میں ان کا داخلہ ممنوع ہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ملکوں میں اس فرقہ باطلہ کے مبلغوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

اب چودہری صاحب کے تقرر سے یہ پابندیاں بعض معلوم اسباب کی بناء پر باقی نہیں رہ سکتیں۔ اور اس صورت حال میں جو خدشات مضمر ہیں وہ نہایت بھیانک ہیں۔ جناب آج ہی الفضل نے اعلان کیا ہے کہ قادیانیت کے پانچ مبلغ براعظم افریقہ کا رخ کر رہے ہیں۔ ایک سیرالیون دوسرے نائیجیریا تیسرے مشرقی افریقہ چوتھے بھی مشرقی افریقہ اور پانچویں گولڈ کوسٹ میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

سمجھنا چاہیئے کہ بسم اللہ شروع ہو گئی۔ کہاں ہیں شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی؟ خاتم النبیین کا دامن انہیں پکارتا ہے"

معاصر نے اپنے اس نوٹ میں مسلمانوں کو یہ دھوکا دینا چاہا ہے۔ کہ یہ پانچ مبلغ جو بھیجے گئے ہیں۔ اور جن کا اعلان اخبار الفضل میں ہوا ہے گویا یہ پہلے مبلغ ہیں جو ان ممالک میں بھیجے گئے ہیں۔ اور ان کا بھیجنا اس لئے ممکن ہوا ہے۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے عہدہ وزارت خارجہ پر متعین ہوئے ہیں۔ اس طرح آپ اپنے قارئین کے ذہنوں پر یہ اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ مقرر نہ ہوتے۔ تو یہ احمدی مبلغ کس طرح ان ممالک میں جاتے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ فاضل مدیر کو اس بات کا علم نہ ہو کہ احمدی مبلغ پہلے ہی ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان ممالک میں جن ممالک میں یہ مبلغ بھیجے گئے ہیں۔ احمدی مشن مدت سے قائم ہیں۔ اور مدت سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ اگر آپکو علم نہیں تھا۔ تو اس نوٹ کی اشاعت سے پہلے کیا آپکا فرض نہ تھا۔ کہ آپ تھوڑی سی تحقیقات ہی فرما لیتے۔ تاکہ آپ کو حقیقت حال معلوم ہو جاتی۔ لیکن حقیقت حال کے دریافت کرنے سے تو آپکو کوئی تعلق نہیں۔ آپ تو صرف اپنی طبیعت کا تقاضا پورا کرنا چاہتے تھے۔ اور ان دوستوں کو خوش کرنا چاہتے تھے۔ جو شائد بعد میں پوچھ بیٹھتے کہ آپ بھی خاموش رہے؟

کیا ہم فاضل مدیر سے پوچھ سکتے ہیں کہ یہ جو تمام مغربی ممالک میں امریکہ میں افریقہ میں ایشیائی ممالک میں جزائر الہند میں احمدی مشن قائم ہیں۔ یہ سب چودہری ظفر اللہ خان کے تقرر کے بعد قائم ہوئے ہیں۔ یا پہلے ہی چلے آتے ہیں۔ اگر آپ کو معلوم نہیں ہے۔ تو ہم آپکو بتاتے ہیں۔ کہ سیرالیون۔ نائیجیریا۔ مشرقی افریقہ اور گولڈ کوسٹ میں احمدی مشن مدت سے کام کر رہے ہیں اور عیسائیت کے علی الرغم اسلام کی فتح کا جھنڈا ان تاریک ممالک میں لہرا رہے ہیں۔ اور سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کی پیاسی روحوں کو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کے چشمہ جاریہ سے اپنے معنوں میں سیرآب کر چکے ہیں۔

کیا یہ سب کچھ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کی وجہ سے ہوا ہے یا ہو رہا ہے۔ کون نادان سے نادان مسلمان ایسا ہے۔ جو آپ کی اس طرح پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں میں پڑے گا۔ یا اب تک پڑا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ مسلمانوں میں اپنا کھویا ہوا وقار پھر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں ہم آپ کو حق بجانب بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن اس مدعا کو حاصل کرنے کا یہ طریق نہیں جو آپ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ محض لفظوں کے طوفان اٹھانے اور لسانی ہنگامہ آرائیوں سے کسی کو اپنا مدعا حاصل ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کا تجربہ ہم سے زیادہ آپکو ہونا چاہیئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مسلم لیگ کے خلاف بازاروں میں کوچوں میں گلیوں کے موڑوں پر دھکتی ہوئی جون کی دوپہر والے میں اور ٹھٹھرتی ہوئی دسمبر کی آدھی راتوں میں کس وسعت اور فراخی سے گلو فروشی کی گئی۔ مگر کچھ نہ بنا۔ اس کی وجہ صاف ہے ان انگاروں کی طرح جلتے ہوئے الفاظ کی تہ میں حقیقت کچھ بھی نہ تھی۔ ان بلند بانگ تقریروں کے بھیانک پس منظر کو الفاظ کا چمکتا ہوا غبار بھی دیکھنے والی آنکھوں سے اوجھل نہ کر سکا۔ ذرا غور تو فرمایئے کہ جو کھوٹا سکہ پہلے بازار میں رد کر دیا گیا ہو۔ اب دوبارہ وہی کھوٹا سکہ پیش کرنا کس قدر غلطی ہے۔ یاد رکھئے کہ اب بھی یہ کھوٹا سکہ نہیں چلے گا۔ خواہ اس کو کتنا چمکا کر پیش کی جائے۔ دنیا اتنی اندھی نہیں جتنا آپ سمجھ رہے ہیں۔ وہ کام کو دیکھتی ہے محض شاندار کلام کو نہیں دیکھتی۔ کلام کا جادو ایک پل کے لئے تو بے شک مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا منظر آنکھوں کو دکھا دیتا ہے۔ مگر دوسرے ہی پل میں وہی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر سراب بن جاتا ہے۔ فقرہ طرازیوں کی بنائی ہوئی دنیا دیرپا نہیں رہتی۔ ہم آپ ہی کی ضمیر سے پوچھتے ہیں کیا یہ درست نہیں ہے۔ کیا آپکو اس کا بارہا تجربہ نہیں ہو چکا۔

کام کرنے والوں کے لئے اس دنیا میں بہت کام پڑا ہے۔ اگر کسی میں حقیقی کام کرنے کی روح ہو۔ تو اس کو دوسروں کی ٹانگیں پیچھے گھسیٹنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اپنے کام کا انہماک ہی اتنا ہوتا ہے۔ کہ وہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ کہ اس کا ہمسایہ کیا کر رہا ہے۔ لیکن جو انسان اپنے ہمسایہ کے اعمال پر نکتہ چینیاں کرنے کی عادت بنا لیتا ہے۔ اور ہر وقت اس تاڑ میں رہتا ہے کہ اس کی عیب چینی کرتا رہے۔ وہ کوئی تعمیری کام کس طرح کر سکتا ہے۔ یقیناً وہ کام کی صحیح روح سے عاری ہوتا ہے۔ اگر آپ میں کام کرنے کی صحیح روح پیدا ہو چکی ہے تو آیئے

این گوئے است این چوگان

اگر آپ وہ کام جسکو آپ صحیح سمجھتے ہیں اپنی پوری طاقت سے کامل انہاک سے کرینگے تو یقیناً وہ کام جو دوسرے کر رہے ہیں۔ اور جسکو آپ غلط سمجھتے ہیں خود بخود ناپید ہو جائیگا۔ یہ ممکن نہیں کہ جب صداقت کا سورج چمکے باطل کا اندھیرا ٹھہر سکے۔ لیکن صرف مونہہ کی پھونکوں سے تو یہ باطل کا اندھیرا دور نہیں ہو سکتا۔

ہم یہاں صاف صاف کہنا چاہتے ہیں۔ اگر احمدی مشنوں پر آپکو اعتراض ہے۔ کہ وہ غلط اسلام دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ تو آپ سچا اسلام پھیلانے کے لئے اپنے مشن ان ممالک میں قائم کریں ؎

چشم ما روشن دل ما شاد

بلکہ آیئے ہم یہ کھلے کھلائے چلتے چلائے مشن آپ کے سپرد کرتے ہیں آپ ان کو سنبھالئے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری پیغام اپنی طرز سے دنیا کو پہنچایئے۔ اگر آپ یہ کام سنبھال لیں۔ تو اس سے بڑھ کر ہم کو کوئی خوشی نہیں ہوگی۔ اور اگر آپ کو اس بات کا پورا یقین ہے۔ کہ یہ مشن چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی ذات سے وابستہ ہیں۔ تو جناب ہماری طرف سے اجازت ہے۔ کہ آپ ان کو بھی اپنا لیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ چودہری صاحب احمدی رہتے ہوئے بھی خوشی سے اس کام میں آپکی مدد فرمائینگے ہمارے خیال میں ہمارے مشن تو واقعی ضروری تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ایسے مشنوں کی قیمت آپکی نظر میں بھی بڑی ہے۔ اگر آپکو یہ چیز پسند آگئی ہے تو چلو آپ ہی سہی ہمیں تو کام سے کام ہے خواہ کوئی کرے۔

اگر آپ مسلمانوں کے دلوں میں اپنا وقار پھر قائم کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور اسکو پائیدار بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ٹھوس کام کی ضرورت ہے۔ محض کھلے کلام سے خواہ وہ کتنا بھی دھواں دھار ہو کچھ نہیں ہو گا۔ آپ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے کہ آپ نے لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ میں ۵۰ ہزار مسلمانوں کا فقید المثال اجتماع دیکھ لیا۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ کامیابی کوئی معنے نہیں رکھتی۔ ہمارے نزدیک افریقہ کے تپتے ہوئے صحرا کے کسی تاریک کونے میں ایک مبلغ اسلام کا کام زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ آپ اسکو بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ کہ آپکو پھر ایک دفعہ موقعہ ملا۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں احمدیت کے خلاف نفرت و حقارت کا بیج بونے کی کوشش کر سکے حالانکہ آپکو معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اب یہ زمین اس بیج کو برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ اجتماعی مصیبت "جو خدائی" وہابی۔ لیگی۔ احراری اور کانگرسی مسلمانوں پر مشرقی پنجاب میں نازل ہوئی ہے۔ اسنے اس زمین کو پھوٹ کے بیج کی پرورش کے بالکل ناقابل بنا دیا ہے۔ اور وہ اب اتنی پتھریلی ہو چکی ہے کہ پھوٹ کا ماہر سے ماہر دہقان بھی اسکو اس زہریلی بیل کی کاشت کے قابل نہیں بنا سکتا۔ پھر اس سعی لاحاصل سے فائدہ؟ اگر آپکو اپنے سیاسی معتقدات پر اتنا ہی پختہ اعتقاد تھا۔ جتنا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے آپکی شاندار تقریروں سے ہویدا تھا۔ تو آج آپ مسلم لیگ کی کامیابی پر اس کے سامنے اس طرح گھٹنے نہ ٹیک دیتے۔ بلکہ اپنی دھن میں لگے رہتے اور یا مٹ جاتے اور یا کامیاب ہو جاتے۔ اس وقت جو دشمن اسلام شخصیت لیگیوں کی قائد اعظم تھی۔ آج وہی شخصیت آپکی بھی قائد اعظم بن گئی ہے۔ اور وہ کفر و دین کا اختلاف آج دو بھائیوں کا معمولی سا اختلاف بن گیا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ مسلمان ان زہر بھرے تیروں کو بھول جائیں۔ جن سے آپ ان کے دل چھلنی کرتے رہے ہیں۔ اور ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم بھی دل سے چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان ان کو بھول جائیں۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ مسلمان یہ بھی بھول جائیں۔ کہ ان تیروں کو کس زہر میں بجھایا جاتا تھا۔ اس کا منبع کیا تھا۔ وہ کہاں سے لیا جاتا تھا۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ مسلمان اس تمام ماحول کو فراموش کر دیں۔ سب کچھ بھول جائیں۔ اور یہ کوئی ناممکن بات بھی نہیں۔ اس کا طریقہ بھی اللہ تعالےٰ نے ہم کو بتایا ہے اور وہ ہے سچی توبہ۔ توبۃ النصوح یہ توبہ کہ آئندہ آپ پاکستان میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپ کی شدید مخالفت کے باوجود پاکستان بن گیا ہے۔ لیکن اب آپ کو پاکستان کی کمزوریوں پر اعتراض ہے۔ ذرا غور فرمایئے یہ کمزوریاں اس میں کیوں رہ گئیں۔ ان کمزوریوں کے لئے پاکستان کن لوگوں کی مہربانیوں کا رہین منت ہے؟

آج اگر ان لوگوں کی نظیر دیکھنی ہو تو کشمیر کے شیخ عبداللہ اور اس کے ہمراہیوں کو دیکھ لیجئے

اگر آج شیخ عبد اللہ انڈین یونین کا آلہ کار نہ بنتا۔ تو پنڈت نہرو انجمن اقوام متحدہ میں کشمیر کا سوال نہ پیش کرتے اور اپنے بیانوں میں یہ نہ کہہ سکتے کہ کشمیر کی نوے فیصدی سے زیادہ آبادی مسلمان ہے۔ مگر وہ سب ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم کشمیر آزاد فوج کے خلاف نوے فی صدی سے زیادہ مسلمان عوام کے لئے جنگ آزما ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ شیخ عبد اللہ اور اس کے ساتھیوں کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو پاکستان کے گذشتہ مہربانوں کا ہوا۔ لیکن ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ شیخ عبد اللہ کے لئے بھی اور پاکستان کے گذشتہ مہربانوں کے لئے بھی سچی توبہ کا دروازہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اب بھی کھلا ہے۔ اب بھی اگر وہ پھوٹ کا بیج بونے سے ہاتھ روک لیں۔ تو جو خدشہ ان کو ہے کہ لوگ ان کو ففتھ کالم سمجھتے ہیں۔ اور ہندوؤں سے ملا ہوا خیال کرتے ہیں وہ خطرہ ضرور ان کے دل سے نکل جائے گا۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں یہ توبہ ابھی کسی قدر سست بنیاد نظر آتی ہے۔ اگر اس کی بنیاد پختہ ہوتی تو ہم اس عظیم الشان جلسہ میں ایک عظیم الشان مقرر کی زبان سے یہ الفاظ نہ سنتے

”اگر حکومت پاکستان ہمیں اجازت دے تو ہم
اور ہمارے رضا کار اپنی جان پر کھیل کر بھی مشرقی پنجاب
کے ایک ایک گھر سے اغوا شدہ عورتوں کو
نکال کر لائیں گے“

جس کے دل میں کام کرنے کا صحیح جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ اس کو حکومت پاکستان سے اجازت لینے کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ جذبہ حمیت پر تو حکومت پاکستان نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اجازت کا سوال تو وہ لوگ اٹھاتے ہیں جو کام سے نہیں بلکہ صرف کلام سے میدان میں بازی لے جانا چاہتے ہیں۔ اغوا شدہ عورتوں کو بغیر شورش کے بھی نکالنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ کامیابی اور ناکامی تو خدا کے اختیار ہے۔ اگر سچی توبہ کی ہوتی تو اس بے کار شور وشورش کی ضرورت نہ پڑتی۔ بلکہ خاموشی سے اپنے فرض کی ادائیگی میں لگ جاتے اور حکومت پاکستان کا سر نہیں پھرا تھا کہ ایسے نیک کام میں آپ کو مدد دینے کی بجائے آپ پر اعتراض کرتی۔

لیکن آپ تو صرف لفظوں کی ہنگامہ آرائی سے سب کچھ کر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور ”ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق“ کے قائل ہیں۔ اگر سچی توبہ کی ہوتی تو پاکستان میں پھوٹ ڈالنے کے لئے دھواں دار تقریریں نہ کی جاتیں۔

باقی رہے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تو وہ آپ کے خیال میں بھی ”پاکستان وزارت میں اپنے رفقاء کی نسبت چند خاص معنوں میں زیادہ دیندار ہیں“ اور ”یقیناً“ ان کے دوسروں پر اثر ہونا ”یقینی“ ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں وہ پاکستان وزارت میں ہی نہیں۔ بلکہ کسی جگہ بھی ہونگے تو اپنے رفقاء کی نسبت چند خاص معنوں ہی میں سہی زیادہ دیندار ہونگے اور ”یقیناً“ ان کے دین کا دوسروں پر اثر ہونا ”یقینی“ ہے۔ کیونکہ ہمارے خیال میں اللہ تعالیٰ نے انکو بنایا ہی ایسا ہے۔ اسلئے اگر آپ ان کو پاکستان میں رہنے کی اجازت دیں گے۔ تو وہ اپنی دینداری سے اپنے رفقا کو ضرور متاثر کریں گے۔ اس میں نہ آپ کچھ کر سکتے ہیں اور نہ ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن عرض ہے کہ آپ خود اپنے خاص معنوں میں ایسا دیندار بننے کی کوشش کیوں نہیں فرماتے کہ آپ کے دین کا دوسروں پر اثر ہونا یقینی ہو۔ اگر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بغیر پھوٹ ڈالنے والی دھواں دار تقریروں کے سہارے کے ایسا کر سکتے ہیں تو آپ ایسا کیوں نہیں کر سکتے اور کیوں پھوٹ بونے کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ آپ کے پاس تو اسلام کی پوری صداقت موجود ہے۔ آپ تو ”توحید“ اور ”رسالت“ کی دو بنیادوں پر پورے اعتقاد و استحکام کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ اسلام کا اتنا عظیم ستون ہوتے ہوئے بھی ایک ایسی نبوت کے قائل کے مقابل جس سے (خدانخواستہ) اسلام کی ان دونوں بنیادوں پر مہلک چوٹ پڑتی ہے کیوں ”احساس کمتری“ کے اس بری طرح سے شکار ہو رہے ہیں کہ آپ کو چوہدری صاحب کی پاکستان کے ایک معمولی سے عہدے پر تقرری اس طرح مضطرب کر رہی ہے۔ یاد رکھئے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہی رہیں گے۔ خواہ وہ پاکستان کے وزیر خارجہ ہوں یا کچھ بھی نہ ہوں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہونگے۔ ان کی دینداری کا اثر ضرور دوسروں پر پڑے گا۔

آپ نے اپنے نوٹ میں بڑے فخر سے ان پابندیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو بعض اسلامی ممالک میں احمدیت کے خلاف لگائی گئیں۔ گویا یہ بھی اسلامی ممالک کے لئے کوئی بڑے فخر کی بات ہے۔ اور اس ضمن میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ”مثلاً کابل میں دو قادیانی سنگسار کر دیئے گئے تھے“۔ لیکن عرض ہے کہ کیا ان پابندیوں سے احمدیت رک گئی تھی۔ جس سرزمین میں دو قادیانی سنگسار کر دیئے گئے تھے۔ کیا آپ کے خیال میں آج وہاں کوئی احمدی نہیں ہے۔ آپ کی معلومات کی افزائش کے لئے عرض ہے کہ اس سرزمین میں اب سینکڑوں عبد اللطیفؓ اور ہزاروں نعمت اللہؓ پیدا ہو گئے ہیں۔ سنگساریاں۔ قتل۔ پابندیاں کبھی بھی کسی تحریک کو نہیں روک سکیں۔ بلکہ اس تحریک کو وہاں مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

تحریکوں کی تاریخ کا مطالعہ فرما کر دیکھ لیں۔ غور فرمایئے:۔ جب قادیانیت کے لئے راستہ نکل آنے کے ایسے امکانات موجود ہوں۔ تو پھر اسکو پاکستان کی وزارت خارجہ کا سہارا ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے۔

گذشتہ فسادات کے تعلق میں چند خاص تاریخیں

(۲)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

گذشتہ فسادات کے تعلق میں جو واقعات قادیان اور اس کے ماحول میں رونما ہوئے۔ ان کا ریکارڈ ہمارے پاس محفوظ ہے اور انشاء اللہ اپنے وقت پر شائع کیا جائے گا۔ فی الحال دوستوں کی اطلاع کے لئے بعض خاص خاص واقعات کا ذکر مختصر روزنامچہ کی صورت میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

گذشتہ سے پیوستہ

(۳۱) ۲۲ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ پولیس اور ملٹری نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مکانات اور دفتر اور خاکسار مرزا بشیر احمد کے مکان کی تلاشی لی۔ اور یہ تلاشی صبح ۷ بجے سے لے کر دن کے گیارہ بجے تک جاری رہی اور ہمارے مکانات کے تمام حصوں اور ملحقہ رستوں میں مسلح پولیس اور ملٹری کا پہرہ لگا دیا گیا۔ تلاشی میں ٹرنکوں اور پیٹیوں اور الماریوں وغیرہ کے قفل توڑ توڑ کر ہر چیز کو غور سے دیکھا گیا اور بعض کمروں کے فرشوں کو اکھیڑ اکھیڑ کر بھی تسلی کی گئی کہ وہاں کوئی قابل اعتراض چیز تو دبائی ہوئی نہیں۔ پولیس اور ملٹری جیسا کہ قاعدہ ہے اپنی تلاشی دینے کے بغیر اور زنانہ مکانوں میں پردہ کرانے کے بغیر جس حصہ میں چاہتی تھی۔ گھس جاتی تھی مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں کر سکی۔ البتہ لائسنس والا ہتھیار جو بھی نظر آیا اسے اٹھا کر لے گئی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک شاٹ گن۔ خان محمد احمد خان کی ایک بائیس (۲۲) بور رائفل۔ اور عزیز مرزا حمید احمد کا ایک پستول لائسنس دکھانے کے باوجود ابھی تک واپس نہیں کیا گیا۔

(۳۲) ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ کے حکم کے ماتحت خاکسار مرزا بشیر احمد عزیز میجر مرزا داؤد احمد کی اسکورٹ میں قادیان سے روانہ ہو کر لاہور آ گیا۔ میرے پیچھے حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے مقامی امیر مقرر ہوئے۔

(۳۳) ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ عزیزم مرزا ناصر احمد سلمہ ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان اور حضرت امیر المومنین ایدہ کے بڑے صاحبزادے کے مکان ”النصرۃ“ واقعہ محلہ دار الانوار قادیان کی تلاشی لی گئی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔

(۳۴) ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ء: پولیس نے محلہ دار الشکر قادیان کے متعدد مکانات کی تلاشی لی اور گو کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ مگر ہزاروں روپے کے زیورات اور نقدی اور دیگر اشیاء اٹھا کر لے گئی اور پناہ گزینوں کی پانچ لڑکیاں بھی پکڑ کر ساتھ لے گئی۔ جنہیں بعد میں واپس کر دیا گیا۔

(۳۵) ۲۵ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ چار مسلمان پناہ گزینوں کو جو مکان آشیانہ مبارک متصل محلہ دار الانوار قادیان میں پناہ لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ پولیس نے گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا اور ان کی عورتوں کو پکڑ کر لے گئی۔ اس کے علاوہ دو مزید آدمی لاپتہ ہو گئے۔ اور بعض زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کی درمیانی شب کو ہوا۔

(۳۶) ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ قادیان میں ٹھہرے ہوئے پناہ گزینوں کے قریباً پانچ ہزار مویشی (مالیتی قریباً ۲۰ لاکھ روپیہ) پولیس کی امداد کے ساتھ سکھوں نے لوٹ لئے۔ اور ان کے گڈے اور چھکڑے بھی لے گئے۔ جس کی وجہ سے وہ آئندہ چلنے والے پیدل قافلہ میں اپنا سامان ساتھ رکھنے کے ناقابل ہو گئے۔ پناہ گزینوں کے علاوہ مقامی احمدیوں کے متعدد مویشی بھی سکھ حملہ آور لوٹ کر لے گئے۔

(۳۷) ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء تا یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء:۔ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی بیت الظفر واقعہ محلہ دار الانوار قادیان کا تمام سامان (سوائے کچھ معمولی فرنیچر کے) ملٹری نے لوٹ لیا۔ اور یہ لوٹ برابر پانچ دن تک جاری رہی۔ ملٹری کے ٹرک رات کو آتے تھے اور کوٹھی کا سامان سمیٹ سمیٹ کر لے جاتے تھے۔ کوٹھی کے مویشی بھی لوٹ لئے گئے۔

(۳۸) ۲۹ ستمبر ۱۹۴۷ء: مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل انچارج مقامی تبلیغ اور مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل انچارج شعبہ خبر رسانی جماعت احمدیہ کو پولیس نے دفعہ ۳۹۶ و ۳۹۷ تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کر لیا۔ اور معلوم ہوا ہے کہ انہیں پولیس کی حراست میں سخت تکلیف دی جاتی رہی ہے۔

(۳۹) ۲۹ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ محلہ دار الانوار قادیان کے متعدد مکانوں کو لوٹا گیا۔ ان مکانوں میں کرنیل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر جنرل میڈیکل سروس پاکستان اور خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز اور مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے سابق امام مسجد لنڈن کے مکانات بھی شامل تھے۔

(۴۰) ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء:۔ پولیس نے مقامی خاکروبوں کو حکم دیدیا۔ کہ مسلمانوں کے گھروں میں صفائی کے لئے نہ جائیں۔ جس کی وجہ سے احمدیوں کے گھر نجاست سے اٹ گئے اور احمدیوں کو خود اپنے ہاتھ سے صفائی کا کام کرنا پڑا۔

(۴۱) یکم اکتوبر تا ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء:۔ بٹالہ کی ملٹری نے پاکستان کی حکومت کے بھجوائے ہوئے ٹرکوں کو یہ بہانہ رکھ کر قادیان جانے سے روک دیا

قادیان کی سڑک زیر مرمت ہے۔ اور جب ہمارے ٹرک بٹالہ میں رکے۔ تو اس پر سکھ جتھوں اور غیر مسلم ملٹری نے مل کر فائر کئے۔ جس کے نتیجہ میں کئی آدمی زخمی ہوئے اور بعض لاپتہ ہیں۔ اور ٹرک بھی جلا دیا گیا۔ اس کنوائے میں میرا لڑکا مرزا منیر احمد بھی شامل تھا۔ جو بٹالہ میں دو دن تک قیامت کا نمونہ دیکھنے کے بعد لاہور واپس پہونچا۔ رستہ کے زیر تعمیر ہونے کا عذر محض بہانہ تھا۔ اور غرض یہ تھی۔ کہ ان ایام میں بیرونی دنیا سے قادیان کا تعلق بالکل کاٹ کر قادیان کے احمدیوں کو لوٹا اور ختم کیا جا سکے۔ چنانچہ جیسا کہ بعد کے واقعات بتائیں گے قادیان پر بڑا حملہ انہی تاریخوں میں ہوا

(۴۲) یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکان بیت الحمد واقعہ محلہ دار الانوار قادیان جس میں حضور کے بعض بچے رہائش رکھتے تھے ملٹری نے زبردستی خالی کرا کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔

(۴۳) ۲ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ پولیس نے احمدیوں کی آٹا پیسنے کی چکیاں حکماً بند کرا دیں جس کے نتیجہ میں قادیان کے محصور شدہ ہزاروں احمدیوں کو (جن میں بچے۔ عورتیں اور بوڑھے شامل تھے) کئی دن تک گندم کے دانے ابال ابال کر کھانے پڑے۔ اور اس وجہ سے بے شمار لوگ پیچش کی مرض کا شکار ہو گئے

(۴۴) ۲ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ تعلیم الاسلام ڈگری کالج قادیان اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کی عمارت اور سامان پر ملٹری نے جبراً قبضہ کر لیا۔ اور احمدیوں کو زبردستی باہر نکال دیا۔

(۴۵) ۲ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سکھ جتھوں نے پولیس کی امداد سے محلہ دار الرحمت (یہ محلہ دار الرحمت نہیں ہے بلکہ قادیان کی پرانی آبادی کے ساتھ جنوب مغربی جانب دار الصحت کے قریب ایک اور محلہ ہے) پر حملہ کیا۔ اور حملہ آوروں کا ایک جتھہ محلہ مسجد فضل قادیان میں بھی گھس آیا۔ اور لوٹ مچائی۔

(۴۶) ۲ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ موضع بھینی بانگر متصل محلہ دار البرکات و دار الانوار قادیان پر سکھ جتھوں نے حملہ کیا۔ ہندو ملٹری موقعہ پر موجود تھی۔ مگر ہوائی فائر کرنے کے سوا اس نے حملہ کے روکنے میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور ۲ اور ۳ر اکتوبر کی درمیانی شب قریباً ساری رات گولیاں چلتی رہیں۔ بھینی کی کئی مسلمان عورتیں اغوا کر لی گئیں اور گاؤں خالی کرا لیا گیا۔ (باقی آئندہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ

کی

مجلس علم و عرفان

مسلمانوں میں کام چوری کی عادت اور اسکی وجہ

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۲۳ر ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ آج بعد نماز مغرب مجلس احباب میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

ہندوستانیوں میں کام چوری کی عادت

فرمایا ہندوستان سے باہر کے باشندے عام طور پر یہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہندوستانی بہت ہی کام چور واقع ہوئے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ باقی سب قوموں میں محنت سے کام کرنے کی عادت موجود ہے۔ لیکن ہندوستان میں بالعموم لوگ بہت ہی کم کام کرنے کے عادی ہیں۔ بعض لوگ اسے ملیریا کا اثر قرار دیتے ہیں۔ لیکن میں اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ ملیریا تو اور ممالک میں بھی موجود ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہاں کے لوگ خوب کام کرتے ہیں۔ خود عرب میں بھی ملیریا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ جب صحابہؓ نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت کی۔ تو ان میں سے بھی بہت سے ملیریا کے بخار میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن ہمیں تو ملیریا کی وجہ سے اُن میں کچھ بھی سستی نظر نہیں آتی۔ پھر ہندوستان میں بھی مسلمان ہندوؤں کی نسبت زیادہ کاہل اور کام چور واقع ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ جسمانی مضبوطی کی وجہ سے ہندوؤں کی نسبت ملیریا میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ پس عدم محنت کی یہ عادت ملیریا کے اثر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی کوئی اور ہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

کاہلی پیدا ہونے کے وجوہ

فرمایا جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کے دماغ کے پیچھے ایک تشویش اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دل لگا کر اور انہماک کے ساتھ کام نہیں کر سکتے چونکہ ہندوؤں کا مذہب کوئی تفصیلی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ دراصل ان کا خیال ہی ان کا مذہب ہے۔ اس لئے وہ جو کام کرتے ہیں اسی کو اپنا مذہب اپنا مقصود اور ذاتی اور قومی ترقی کا ذریعہ سمجھ لیتے ہیں اور اسے خوب دل لگا کر کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل اسلام ایک تفصیلی مذہب ہے۔ زندگی کے ہر شعبے کے متعلق وہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ یوں کرو۔ اور یوں نہ کرو۔ یہ چیز گو برکت کا موجب ہونی چاہیے تھی۔ لیکن مسلمانوں نے بدقسمتی سے اسے اپنے لئے ایک لعنت بنا لیا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو غیر اسلامی ماحول میں رہنے کی وجہ سے مسلمانوں کو اسلام کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنی پڑتی ہے۔ اور دوسری طرف ہر قدم اور ہر مرحلہ پر ان کے دماغ یہ خلش اور دغدغہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو ماحول کے اثر کی وجہ سے وہ مثلاً سود کا لین دین کرنے اور حرام حلال کی تمیز نہ کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہر غیر اسلامی فعل کرتے وقت انہیں یہ خیال بھی آتا رہتا ہے۔ کہ ہم اسلام کے خلاف یہ کام کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کے بدلہ میں خدا انہیں سزا دیگا۔ یہ خلش جو دلوں میں اکثر رہتی ہے۔ ان کے اندر اضطراب بزدلی اور تزلزل کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اور ان کی قوت عملیہ کو کمزور کرتی چلی جاتی ہے۔

ایک اور وجہ سستی اور کاہلی کی یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں میں بادشاہت رہی۔ ان میں یہ غلط اطمینان رہا۔ کہ ہم ہمیشہ بادشاہ رہیں گے۔ لیکن جب بادشاہت سے وہ گرے۔ تو ان کے دلوں میں مایوسی پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے قومی بیداری کی جدوجہد چھوڑ دی۔ یہ نقص اس وجہ سے پیدا ہوا کہ مسلمانوں کی ساری کی ساری تعلیم مذہبی رنگ میں علماء کے ہاتھ میں ہوا کرتی تھی۔ اور علماء نے اول تو سارا نصاب ہی خالص دینی مقرر کر رکھا تھا۔ اور دوسرے انہوں نے دینی علوم میں بھی کوئی نئی ترقی اور نیا اضافہ کرنا بدعت قرار دے دیا۔ چونکہ انہیں مذہبی تقدس حاصل تھا اس لئے کسی کو اس کی تردید کرنے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ سارے علوم میں ہی ترقی کے راستے بند ہو گئے۔ اور ترقی رک جانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ طبیعتوں میں سستی اور کاہلی پیدا ہو گئی۔ گویا مسلمانوں نے نبوت کو تو کیا ختم قرار دیا آہستہ آہستہ انہوں نے اپنے ہر وصف کو ہی ختم کر ڈالا۔ نہ علم رہا نہ مذہب رہا۔ نہ فلسفہ رہا نہ اخلاق رہے اور نہ بہادری رہی۔ غرض اس ذہنیت نے کہ پہلوں کے دریافت کردہ علوم ہی ہمارے لئے کافی ہیں۔ اب ان میں اضافہ بدعت ہے۔ مسلمانوں کے ذہنوں پر مہر لگا دی اور وہ سرعت کے ساتھ گرتے چلے گئے۔ اور غفلت اور کوتاہی ان پر چھا گئی۔

اس حالت کا علاج اور ہم میں سے بعض کی غفلت

فرمایا اس حالت کا علاج یہی تھا۔ کہ مسلمانوں میں ایک نیا ایمان اور نیا یقین پیدا کیا جاتا اور نیا ایمان اور یقین اللہ تعالےٰ اپنے کسی مامور کے ذریعہ ہی قائم کیا کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی ہمیشہ کی سنت کے مطابق اپنا مامور ہمارے درمیان مبعوث بھی کر دیا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس مامور کی جماعت کے سارے افراد میں بھی وہ حوصلہ وہ امنگ اور کام کرنے کی وہ روح موجود نہیں۔ جو ماموریں کی جماعتوں میں ہونی چاہیئے شائد اس کی وجہ یہ ہے کہ شروع میں ہی جماعت میں ایک ایسا عنصر داخل ہو گیا تھا۔ جو جماعت کو سوسائٹی کے قوانین اور اصول پر چلانا چاہتا تھا گو وہ عنصر نکل گیا۔ مگر اس کا اثر اب تک باقی ہے۔ اگر شروع میں ہی یہ قاعدہ مقرر کر دیا جاتا کہ جو شخص مثلاً نماز کا تارک ہو یا ڈاڑھی نہ رکھتا ہو وہ جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تو یہ اور بات تھی۔ لیکن ایک لمبا عرصہ تک ایسے لوگوں کو برداشت کرنے کی وجہ سے اب ان کو نکالنا مشکل ہو گیا ہے۔ میرے نزدیک اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم ایسے لوگوں کو چھانٹ کر الگ کر ڈالیں۔ گو یہ فوری طور پر نہیں ہو سکتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اب اس پر ضرور عمل شروع کر دینا چاہیئے۔

اپنے اندر عصبیت پیدا کرو

فرمایا جو مذہب میں پکا ہو یورپ والے اس کا نام Fanatic (متعصب) رکھتے ہیں۔ وہ تو اسے بُرے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ عربی زبان کے لحاظ سے تعصب کے معنے اپنی بات پر مضبوطی سے قائم رہنے کے ہیں۔ اور یہ کوئی بُری بات نہیں بلکہ خوبی ہے۔ ہاں ناجائز تعصب بلاشبہ بُرا ہے۔ لیکن اسے پھر عربی میں تعصب نہیں کہیں گے بلکہ اس کے لئے ذال اور ضدی وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ تعصب کا مفہوم ہرگز بُرا نہیں ہے۔ اور ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر تعصب پیدا کرے۔ لیکن یہ تعصب اردو کے مروجہ مفہوم والا نہ ہو بلکہ عربی کا ہو جس کے معنے اچھی بات پر مضبوطی سے قائم رہنے کے ہیں۔ ہمیں اپنے ماحول کی یا دنیا کے رسم و رواج کی پروا نہیں کرنی چاہیئے بلکہ خدا اور اس کے رسول نے جو کچھ بھی احکام دیئے ہیں ان پر قائم رہنا چاہیئے اگر خدا اور اس کے رسول نے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ”داڑھی رکھیں خواہ دنیا اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ پس دوستوں کو اپنے اندر عصبیت پیدا کرنی چاہیئے اور جماعت میں ایک ایسی رَو چلانی چاہیئے۔ جو آپ ہی آپ اس قسم کے لوگوں کو جو ہمارے ساتھ چل نہیں سکتے باہر لا پھینکے۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان)

۲۷ دسمبر اجلاس دوم

اجلاس سے قبل امام مسجد اقصےٰ مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اجلاس دوم کے شروع میں مولوی صاحب موصوف نے سورہ یوسفؑ کا پہلا رکوع تلاوت کیا۔ پھر حافظ عبد الرحمٰن صاحب پشاوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر "حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خدام کا غیر مسلموں سے سلوک" کے عنوان پر تھی۔ جس میں یہ بتایا کہ حضور علیہ السلام کے دوستانہ تعلقات مقام امامت پر فائز ہونے سے قبل غیر مسلموں سے بھی تھے حضور ان کے لئے دعائیں بھی فرماتے تھے۔ جیسے لالہ ملاوامل صاحب کی شفایابی کے لئے اور لشمبر داس صاحب کے لئے کی۔ اور دعا بغیر جذبہ ہمدردی کے نہیں کی جا سکتی۔ حضورؑ نے بطور امام احمدیوں کے دلوں میں غیر مسلموں کے لئے جذبہ محبت پیدا کر دیا ہے اور اسلام کی تعلیم کے ماتحت دوسرے مذاہب کے انبیاء کی پوری پوری عزت کرنا واجب قرار دیا ہے۔ ان مذاہب کے پیروؤں سے ہمیں تکلیف بھی پہنچے تب بھی ہم ان بزرگوں کا احترام کرنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ یہ ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ اور ان کے بزرگ ہمارے بزرگ ہیں سوا کوئی شخص اپنے بھائی سے ناراض ہو کر والدین اور بزرگوں کو برا بھلا نہیں کہتا۔ اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جاری کردہ "یوم پیشوایان مذاہب" کی اہمیت ظاہر کی۔ دوسرا یہ بیان کیا کہ حکومتِ وقت کی وفاداری کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اسلام کا منشا رہا ہے۔ اور احمدیہ جماعت ہمیشہ سے اس پر عامل رہی ہے اور رہے گی۔ خونی مہدی کے عقیدہ کی تردید کا بھی ذکر کیا۔ پھر ذکر کیا کہ ان فسادات کے ایام میں جماعت نے نواکھلی کے ہندوؤں کی امداد کے لئے پانچ ہزار روپیہ دیا۔ بلکہ ان ایام میں بھی بعض ہندو بیوگان کا جو وظیفہ جاری تھا۔ لاہور سے آیا اور حضرت امام ایدہ اللہ نے جماعت کو بار بار تاکید کی کہ اگر ہندو سکھوں پر ظلم ہوتا دیکھو تو پوری کوشش سے اسے روکو خواہ جان دینی پڑے۔ اور سیالکوٹ سے گئے ہوئے سکھ پناہ گزین اسبات کے شاہد ہیں کہ جماعت نے اس پر عمل کیا حضور کے ارشاد کے ماتحت احمدی ایک ماہ کے فرضی روزوں کے علاوہ ہر سال مزید ایک ہفتہ روزے رکھتے تھے۔ اور دنیا کی روحانی ترقی کے لئے دعا کرتے تھے۔ اب ہم قادیان میں ہر ہفتہ میں دو بار روزے رکھتے ہیں۔ اور علاوہ پانچ وقتوں کی نماز کے راتوں کو اٹھ اٹھ کر قیام امن اور اپنے غیر مسلم بھائیوں کی بہتری اور حکام کو فرائض سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں۔ سو ہماری ہمدردی میں کیسے شبہ ہو سکتا ہے۔ خدا کرے ہندو مسلم سکھوں میں آپس میں محبت پیدا ہو جائے۔ اور جس طرح دو روٹھے ہوئے بھائیوں میں جب صلح ہو جاتی ہے۔ تو ان میں پہلے سے بھی زیادہ محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہم میں بھی پہلے سے زیادہ محبت پیدا ہو جائے۔

اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے ۵۸-۲ سے پون گھنٹہ تک تقریر میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم رواداری وغیرہ کے متعلق غیر مسلموں کی آراء بیان کیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی تعلیم کہ حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔ اور بہت سی عمدہ باتوں کے متعلق غیر مسلموں کی آراء سنائیں۔ اس کے بعد غیر مسلموں میں کتاب "سیر قادیان" مصنفہ ارجن سنگھ صاحب عاجز ایڈیٹر اخبار رنگین امرتسر کے نسخے تقسیم کئے گئے (اس اجلاس میں ۳۴ ہندو سکھ شامل تھے)

اس کے بعد بشیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ نے حضرت امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم ؎

"تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے"

سنا کر محظوظ کیا۔

اس کے بعد مکرم قریشی عبد الرشید صاحب ایڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے ۲۵ پچیس منٹ تک "تحریک جدید کے قیام کی اہمیت" پر تقریر فرمائی جس میں موجودہ زمانہ کی تحریکات سوشلزم وغیرہ کا ذکر کر کے وصیت کے نظام کا ذکر کیا اور ان کے فوائد بیان کئے۔ یہ اجلاس جو مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی صدارت میں ہوا۔ سوا چار بجے اختتام پذیر ہوا۔

۲۸ دسمبر بروز اتوار۔ اجلاس اوّل

اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل شروع ہوا۔ سب سے پہلے آپ نے احباب سمیت دعا کی پھر مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے سورہ مریم کی آیات واذکر فی الکتٰب مریم سے لے کر والسلام علیّ یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا تک تلاوت کیں۔ پھر حافظ عبد الرحمٰن صاحب پشاوری نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد چوہدری سعید احمد صاحب بی اے نے پونے گیارہ بجے سے بیس منٹ تک "اصلاح نفس کے ذرائع" بیان کئے۔

پھر پچپن منٹ میں مولوی شریف صاحب امینی نے "حکومت و رعایا کے باہمی تعلقات اسلام اور احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے" پر ایک سیر کن تقریر کی۔ اور پورے طور پر واضح کیا کہ ہر زمانہ میں مسلمان اپنے اپنے ملکوں کی حکومتوں کے فرمانبردار رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ بھی بیان کیا۔ کہ حکومت اور رعایا کے کیا کیا فرائض ہیں۔ اور ان کے متعلق اسلام نے کیا اصول سکھلائے ہیں۔

اس کے بعد یونس احمد صاحب اسلم نے اپنے والد محمد شفیع صاحب اسلم کی ایک نظم سنائی۔

بعد ازاں سوا بارہ بجے سے پونے ایک بجے تک مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے "برکات دعا" کے مضمون پر تقریر کی۔ ابتدا میں آپ نے بتایا کہ میں نے اس سے قبل صرف ایک دفعہ بھی گنوار لوگوں میں موضع گھوڑیواہ میں تقریر کی تھی جس کا آخری حصہ پنجابی میں بیان کیا تھا۔ اس لئے گو مجھے تقریر کی مشق نہیں۔ لیکن تاہم ثواب کی خاطر چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کہنے لگا ہوں۔ آپ نے بیان کیا کہ دعا کی قبولیت کی کیا شرائط ہیں مثلاً اضطرار کی حالت کا پیدا ہونا۔ یقین رکھنا کہ دعا قبول ہو گی اور جلد مایوس نہ ہونا۔ توجہ سے دعا کرنا۔ مقبولان الٰہی کے خلاف دعا نہ کرنا۔ اسلام کی ترقی، و مجرموں کے متعلق دعا کرنا کہ جن امور کا پورا ہونا یقینی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعا کرنا وغیرہ

اجلاس دوم

مسجد اقصےٰ میں پونے دو بجے مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل بشیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ کی تلاوت سے شروع ہوا۔ انہوں نے سورہ الفتح کا آخری رکوع تلاوت کیا۔ جس میں مسلمانوں کے مسجد حرام میں بامراد طور پر دوبارہ داخل ہونے کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔

پھر یونس احمد صاحب اسلم نے شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کی ایک تازہ نظم سنائی

پھر مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بدوملہی نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مصائب پر صبر اور توکل علی اللہ" کے موضوع پر دو بجکر ۲۵ پچیس منٹ سے ۳۲ بتیس منٹ تک تقریر کی۔ جس میں زمانہ جاہلیت کا نقشہ کھینچ کر آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے مصائب پر صبر کے بہت سے سبق آموز واقعات سنائے۔

اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء نے "ہمارا قادیان" کے عنوان پر تینتیس منٹ میں ایک بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز مقالہ پڑھا۔ جس میں قادیان کے آباد ہونے کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آباء کرام کے حالات انگریزوں کی حکومت سے قبل قادیان کے اجڑنے کے واقعات اور ایک سکھ ریاست میں پناہ لینے پھر قادیان میں واپسی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب سے چند دیہات کے واپس ملنے کا ذکر کر کے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا مقصد تھا۔ اور ہمیں قادیان کیوں پیارا ہے۔ اور ہمارا حکومت اور غیر مسلموں سے کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ اور کیا سلوک ہو گا۔ آپ کی تقریر سے حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

بعد ازاں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حکام اور شامل ہونے والے غیر مسلموں کا شکریہ ادا کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام دوبارہ سنایا۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے پھر حکام اور غیر مسلم سامعین اور متفرقین اور احمدی حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور حکام کو جماعت کی وفاداری کا یقین دلایا۔ اور بتایا کہ جب ہم قادیان میں اکثریت میں تھے۔ کوئی غیر مسلم نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے اس کی عزت، مال اور جان پر کبھی ہاتھ ڈالا ہو۔ تو اب ہم سے انہیں کیوں کسی قسم کا خوف ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ نئے آ بسنے والے غیر مسلموں سے ہم اپنی طاقت کے مطابق حسن سلوک کریں گے۔ کیونکہ وہ ہمارے مہمان ہیں۔ پھر آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرم اللہ دین صاحب شاہدرہ کی طرف سے احباب کو سلام پہنچایا اور ذکر کیا کہ مؤخر الذکر نے لکھا ہے کہ میں پچاس سال سے ہمیشہ جلسہ میں شریک ہوتا تھا۔ اس دفعہ محروم ہوں میرے لئے دعا کی جائے۔ اور پھر آپ نے سب کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔

آخر میں آپ نے کہا کہ اس موقعہ پر ہمارا پیارا امام دعا کرایا کرتا تھا۔ اب وہ تو ہم میں موجود نہیں۔ لیکن ان کے دو عزیز موجود ہیں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے میری درخواست پر جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر دعا کرائی تھی۔ اب میں مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی خدمت میں آخری دعا کرانے کی درخواست کرتا ہوں۔ سو صاحبزادہ صاحب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر قریباً ۱۰ منٹ تک دعا کرائی۔ تمام احباب نے بہت رقت اور آہ و زاری سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی اس کے بعد یونس احمد صاحب اسلم اور میر رفیع احمد صاحب گجراتی نے نظمیں سنائیں اور جلسہ چار بجکر اکیس منٹ پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ

دعا کے وقت جلسہ میں حاضری اسی طرح تھی۔ احمدی ۲۵۳ دو صد ترپن۔ ہندو سکھ ۶۲ باسٹھ اور احمدی خواتین تین جن میں دو احمدی ٹھاکر و بیٹی تھیں اور غیر احمدی خواتین تین اور ایک ننھی بچی غیر احمدی۔

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا اہم

اجلاس

مقامی کالجوں کے تمام احمدی طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نئے سال کے عہدیداران کے انتخاب کے لئے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس مورخہ ۱۱ جنوری ۴۸ء کو بمقام رتن باغ لاہور بوقت ۵ بجے شام منعقد ہو گا۔ اسلئے سب اراکین ایسوسی ایشن وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔ [illegible] سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

سرحدی دیہات کو بڑی سڑکوں سے ملانے کے فوری احکام

اورنگ آباد ۵ رجنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے ریاست کے ایگزیکٹو انجینیروں کو حکم دیا ہے۔ کہ تمام سرحدی دیہاتیوں کو سڑکوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملا کر ان کا تعلق بڑی بڑی سڑکوں سے قائم کر دیں۔ چنانچہ وزیر رفاہ عامہ اور چیف انجینیر نے تمام سرحد کا دورہ کرکے متعلقہ حکام کے نام احکام جاری کر دیئے ہیں کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ سڑکیں تیار کر دی جائیں۔ (ا۔ پ)

صوبہ سرحد کے سُرخپوشوں کی آئندہ پالیسی پر غور و خوض

پشاور ۶ رجنوری: معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے مشہور لیڈر اور عہدہ دار ۱۷ رجنوری کو ایک میٹنگ بلا رہے ہیں۔ اس میٹنگ میں صوبہ سرحد کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق غور و خوض کیا جائے گا۔ اور سوچا جائے گا۔ کہ اب سرخپوشوں کو مسلم لیگ اور پاکستان کے متعلق کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ (ا۔ پ)

شرق اردن کا شاہی مشن کابل روانہ ہو گیا

پشاور ۶ رجنوری: شرق اردن کا شاہی مشن جو کابل جاتے ہوئے یہاں دو دن کے لئے ٹھہرا تھا کل کابل کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ (ا۔ پ)

کراچی میں فرقہ وارانہ فساد

کراچی ۶ ردسمبر۔ آج صبح رتن تلاؤ کے گوردوارہ میں فساد ہو گیا۔ جہاں بہت سے قریب سکھ مرد عورتیں بمبئی جانے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ ان کے وہاں آنے پر گوردوارہ کو آگ لگا دی گئی۔ اور ستر کے قریب آدمی وہاں مارے گئے۔ اور بہت سے زخمی ہو گئے مسلح پولیس بھی موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور اس نے بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی مجروحین کو طبی امداد پہنچائی جا رہی ہے۔ اسی طرح آرٹلری میدان۔ رام باغ اور اتم روڈ میں لوٹ مار کی کچھ وارداتیں ہوئیں۔ جہاں ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو دو بار گولی چلانی پڑی

وقوعہ کے معاً بعد وزیر اعظم مسٹر ایم۔ اے کھوڑو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی معیت میں وہاں پہنچ گئے۔ اور گوردوارہ اور اس سے ملحقہ فساد زدہ علاقہ کو دیکھا اور فساد اور آگ پر قابو پانے کے لئے مناسب ہدایات دیں۔ (ا۔ پ)

آزاد فوج پر ہندوستانی ہوائی جہازوں کی شدید بمباری
حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۶ ردسمبر۔ وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ آج صبح چار ہزار حملہ آوروں نے جو وردی اور سروں پر خود پہنے ہوئے تھے۔ اکھنور شہر کے قریب ہماری چوکیوں پر ناکام حملہ کیا۔ حملہ آوروں کے پاس چھوٹی اور درمیانی قسم کی مشین گنیں اور مارٹر گنیں تھیں

رائل انڈین ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے متعدد بار حملہ آوروں پر بمباری کی۔ اور مشین گن سے گولیاں چلائیں۔ جس کے نتیجہ میں دو سو کے قریب حملہ آور مارے گئے یہ سب سے پہلا موقعہ ہے کہ حملہ آوروں کو دن دہاڑے ہماری چوکیوں پر حملہ کرنے کا حوصلہ ہوا ہے۔ (ا۔ پ)

ایک مشہور ہندو ڈاکٹر کے قتل کے الزام میں
ڈاکٹر عبدالغنی قریشی کو سزائے موت

دہلی ۶ رجنوری: آج سشن جج نے دہلی میونسپل کمیٹی کے ممبر اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن ڈاکٹر عبدالغنی قریشی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ موصوف پر دہلی کے مشہور سرجن ڈاکٹر این۔ سی۔ جوشی کے قتل کا الزام لگایا گیا تھا جو فسادات دہلی میں گولی لگنے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تھا باوجودیکہ لاہور اور دہلی کے معزز اور مقتدر اصحاب نے یہ شہادت دی کہ وہ وقوعہ کے روز لاہور میں تھے اور کئی روز بعد لاہور سے دہلی آئے۔ مگر مقامی ہندو افسروں نے جو انہیں تختہ دار پر لٹکانے کے درپے تھے کسی شہادت پر یقین نہیں کیا۔ (ا۔ پ)

ریاستوں کے حکمرانوں اور ان کے وزراء کی کانفرنس

نئی دہلی ۶ رجنوری۔ آج کل دہلی میں نو سوائے حیدر آباد کے باقی تمام والیان ریاست اور ان کے وزراء کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں صرف دو سوالوں پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ اول پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے کے لئے نئے محکمہ کا قیام۔ دوسرے اپنے خاندانی حقوق کا تحفظ۔ سابقہ پرنسس چیمبر کے ختم ہو جانے کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ سٹیٹس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعلقات قائم رکھے جائیں۔ تجویز پیش ہوئی۔ کہ کونسل آف پرنسس کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ۹ رجنوری کو چھوٹی ریاستوں کے نمائندوں کا بھی اجلاس ہو گا۔ (ا۔ پ)

محکمہ ڈاک کے ملازمین کے خلاف مہاجرین کی شکایت

لاہور ۶ رجنوری۔ جھنگ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ ڈاک کے ملازمین کی طرف سے پناہ گزینوں کے ساتھ نہایت نامناسب اور سخت گیرانہ سلوک کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے محکمہ مذکور کے خلاف پناہ گزینوں میں سخت جوش پایا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب پناہ گزین اپنی امانتوں میں سے روپیہ نکلوانے کے لئے آتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ خزانہ میں روپیہ نہیں۔ مگر مقامی لوگوں کو ان کی امانتوں میں سے مطلوبہ رقم کی فوراً ادائیگی کر دی جاتی ہے۔ اس صورت حالات کے متعلق افسران اعلیٰ کے پاس رپورٹ کر دی گئی ہے۔ (اورینٹ پریس)

گرم پارچات اور بستر

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری محمد عبداللہ صاحب برادر خورد چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کو پناہ گزینوں کے لئے گرم پارچات اور بستر حاصل کرنے پر مقرر فرمایا ہے لہذا اس اعلان کے ذریعے تمام دیہاتی مبلغین اور دوسرے مبلغین سلسلہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر چوہدری صاحب موصوف کی طرف سے کوئی تحریک ہو۔ تو وہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں

(ناظر دعوت و تبلیغ)

لاہور ۶ رجنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان آج شام کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔

حکومتِ مغربی پنجاب کا پہلا بجٹ صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا

نئی دہلی میں نظام دکن کا ایجنٹ جنرل

حیدر آباد (دکن) ۵ جنوری۔ نظام حیدر آباد نے ریاست کے سابق نائب وزیر اعظم نواب زین یار جنگ کو نئی دہلی میں حیدر آباد کا ایجنٹ جنرل مقرر کیا ہے۔ [illegible] جو سرکاری اعلان کیا گیا ہے اس میں یہ بھی درج ہے کہ نواب یوسف یار جنگ کو آپ کے ساتھ سپیشل افسر مقرر کیا گیا ہے (گلوب)

بجٹ میں پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا خسارہ

ہمارے مالیات کی عام حالت چنداں تاریک نہیں

ہم جلد ہی اس قابل ہو جائینگے۔ کہ اپنا بجٹ متوازن کر لیں

لاہور ۶ جنوری۔ مغربی پنجاب کے وزیر خزانہ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے آج مغربی پنجاب کی اسمبلی میں صوبائی بجٹ پیش کیا۔ جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کی بابت محاصل و مصارف کے تخمینی اعداد و شمار پر مشتمل تھا۔ بجٹ میں پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ آٹھ کروڑ بتیس لاکھ روپے کے محاصل کے بالمقابل مصارف کا اندازہ تیرہ کروڑ بانوے لاکھ ہے۔ خسارے کا بیشتر حصہ مہاجرین اور محکمہ پولیس کے غیر معمولی اخراجات پر مشتمل ہے۔ مہاجرین سے متعلق اخراجات تین کروڑ ستائیس لاکھ اور محکمہ پولیس کے بڑھے ہوئے اخراجات اسی لاکھ کے قریب ہیں۔

اس وقت اکتیس کروڑ اڑتالیس لاکھ روپے کے قرضوں کی ادائیگی صوبائی حکومت کے ذمے ہے۔ ان میں سے انیس کروڑ نو لاکھ روپے تو اس قرضے کے ہیں۔ جو مارکیٹ سے لیا گیا ہے اور باقی بارہ کروڑ انتالیس لاکھ روپے پاکستان کی مرکزی حکومت سے قرض لئے گئے ہیں۔ خیال ہے کہ مالی سال کے آخر میں کل واجب الادا قرضہ اکتیس کروڑ تیئیس لاکھ روپے رہ جائے گا۔

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ نومبر تک قرضہ لئے بغیر ہم اپنا کام چلاتے رہے لیکن حالات تبدیل ہو جانے کی وجہ سے دسمبر ۱۹۴۷ء میں ہمیں ریزرو بنک سے قلیل المیعاد پیشگیاں لینے کی ضرورت محسوس ہوئی اور ہمیں ایسی پیشگیوں کو بے باق کرنے کی غرض سے حکومتِ ہند کی کفالتیں جن کی مالیت ایک کروڑ روپیہ زر بدل تھی۔ بیچنی پڑیں۔

آپ نے کہا۔ اگرچہ ابھی تک ہمیں پاکستان کی مرکزی حکومت سے مالی امداد حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ لیکن اگر ایسی امداد کا حصول ناگزیر ہو گیا۔ تو ہم انشاء اللہ مالی امداد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے تمام بجٹ کے متعلق بحیثیتِ مجموعی اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمارے مالیات کی عام صورتِ حال چنداں تاریک نہیں ہے۔ جوں جوں امنِ عامہ کی حالت روبہ اصلاح ہوتی جائے گی۔ ہمارے موجودہ واصلاتِ آمدنی بلاشبہ بڑھتے جائیں گے ہو سکتا ہے۔ خود اسی سے تخمینی خسارہ کافی حد تک کم ہو جائے۔ امید ہے بحالی کے کام کی ترقی کے ساتھ پناہ گزینوں پر مصارف میں کمی اور صورتِ حال میں عام اصلاح کے باعث پولیس کے موجودہ بڑھے ہوئے مصارف میں تخفیف سے ہم جلد ہی اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ اپنا بجٹ متوازن کر لیں۔ اور آئندہ اپنے بجٹ کے ہر دو پہلوؤں میں بڑی حد تک اضافہ کر سکیں (ا۔پ)

پاکستانی افواج کا نیا کمانڈر انچیف

کراچی ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فروری میں پاکستانی افواج کے موجودہ کمانڈر انچیف جنرل فرینک میسروی کے چلے جانے کے بعد پاکستان آرمی کے چیف آف سٹاف لفٹننٹ جنرل ڈی ڈی گریسی کو پاکستانی فوجوں کا کمانڈر انچیف بنا دیا جائیگا (ا۔پ)

کشمیر میں حالات حد درجہ نازک صورت اختیار کر گئے ہیں

امریکہ کے ہندوستانی سفیر کا بیان

نیو یارک ۵ جنوری۔ امریکہ کے ہندوستانی سفیر مسٹر ہنری گریڈی نے سان فرانسسکو میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھ کو امید ہے کہ مجلس اقوامِ عالم کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات کو حل کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیگی میں کشمیر کے مسئلہ سے بہت زیادہ متاثر ہوں۔ کیونکہ حالات حد درجہ نازک صورت اختیار کر گئے تھے اگر یہ مسئلہ دوستانہ طریق پر حل نہ کیا گیا تو دونوں نو آبادیات کے اختلافات خطرناک صورت اختیار کر لینگے۔ آپ سان فرانسسکو اسلئے گئے ہیں۔ تاکہ آپ وہاں کی کمپنیوں سے ہندوستان میں تجارت کے امکانات پر گفتگو کریں (رائٹر)

مسئلہ کشمیر پر بحث ملتوی کر دی جائے

پاکستان کی اتحادی تنظیم سے درخواست

لیک سکسس ۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے مجلسِ اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے۔ کہ چونکہ مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کی پیش کردہ شکایت کے سلسلے میں پاکستان کی حکومت نے ابھی اپنا کیس تیار نہیں کیا۔ اسلئے اس مسئلہ پر غور و خوض سر دست ملتوی کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ درخواست سیکورٹی کونسل کے سامنے پیش کر دی جائیگی۔ کیونکہ کونسل کے ممبر ہی اسے منظور کرنے یا نامنظور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ کونسل کا اجلاس آج ہو رہا ہے۔

یو۔پی میں رشوت ستانی کے خلاف مہم

آگرہ ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔پی میں رشوت ستانی کو ختم کرنے والے محکمہ نے لوہے کی تجارت کرنے والی ۲۲ جعلی فرموں کا سراغ لگایا ہے۔ یہ فرمیں حکومت سے سٹیل کا کوٹا لیکر بلیک مارکیٹ میں فروخت کرتی تھیں۔ ان فرموں نے اس طریقہ سے کروڑوں روپے کمائے ہیں۔ (گلوب)

آسٹریلیا میں اٹومک ریسرچ

کینبرا ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال آسٹریلیا میں اٹومک قوت کے سلسلہ میں ریسرچ کا کام زیادہ تیزی سے کیا جائیگا۔ جنوبی اور شمالی مغربی آسٹریلیا میں یورینیم کے ذخیرے تلاش کئے جا رہے ہیں (گلوب)

جموں کی ریاستی فوج کا پاکستانی سرحد پر حملہ

ضلع سیالکوٹ کا ایک گاؤں نذرِ آتش کر دیا گیا

لاہور ۶ جنوری۔ ڈائرکٹر آف پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ قصور، سیالکوٹ اور گجرات کی سرحدات پر حملوں کے واقعات بدستور ہو رہے ہیں۔ سیالکوٹ کی آج ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک انڈین گشتی دستے اور مغربی پنجاب کی پولیس کے درمیان آتشباری ہوئی۔ جس میں گشتی دستے کا ایک آدمی مارا گیا۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ جموں سٹیٹ کے آٹھ سو فوجی سپاہیوں نے ضلع سیالکوٹ کے ایک سرحدی گاؤں کو گھیرے میں لیکر آگ لگا دی۔ حملہ آوروں کو اگرچہ مار بھگا دیا گیا۔ لیکن وہ ایک سو کے قریب مویشی ہانک کر لے گئے۔ قصور کے ایک سرحدی گاؤں پر سکھوں کے ایک مسلح جتھے نے حملہ کیا۔ اسی طرح گجرات میں سرحد پار علاقے میں چار سپاہیوں نے دیہاتیوں پر حملہ کیا۔ پولیس کے پہنچنے پر حملہ آور بھاگ نکلے۔

مسٹر سدھیر گھوش کی جگہ مسٹر کالیکار

ناگپور ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ناگپور کے کامرس کالج کے پرنسپل مسٹر ستیش کالیکار کو مسٹر سدھیر گھوش کی جگہ لنڈن میں حکومت ہند کا پبلک ریلیشنز آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ (گلوب)

سندھ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات اچھے ہیں

ہندوستانی ہائی کمشنر کا اعتراف

نئی دہلی ۴ جنوری۔ پاکستان میں مقیم ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاسا نے نامہ نگار گلوب کو ایک بیان میں بتایا۔ کہ حکومت سندھ درحقیقت اس بات کی خواہاں ہے۔ کہ ہندو سندھ سے نہ بھاگیں وزیر اعظم سندھ مسٹر کھوڑو اور سندھ کے گورنر مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے کئی دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہندو سندھ سے نکل رہے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا۔ کہ سندھ میں ہندوؤں کی آبادی ۱۴ لاکھ ہے۔ انہیں سے ۳ لاکھ ہندو باہر جا چکے ہیں۔ ان ۳ لاکھ ہندوؤں میں سندھی ہندوؤں کی تعداد صرف ایک لاکھ ہے۔ باقی وہ لوگ ہیں۔ جو دوسرے صوبوں سے آکر سندھ میں آباد ہو گئے تھے۔ سندھ سے ہریجنوں کے اخراج پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف آپ نے احتجاج کیا ہے۔ ان پابندیوں کی رُو سے خاکروب اور دھوبی بالخصوص اور ہریجن بالعموم سندھ سے باہر نہیں جا سکتے۔ آخر میں آپ نے بتایا۔ کہ سندھ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات اچھے ہیں۔ وہاں منظم تشدد اور لوٹ مار نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود ہندو بھاگ رہے ہیں۔ اور کراچی و حیدر آباد میں اُن کی تعداد کافی کم ہو گئی ہے۔ (گلوب)

اعلانِ تعطیل: کل آخری جہار [illegible] وجہ سے پریس بند رہیگا لہذا ۸ جنوری کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ مینیجر